Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۹	ہفتہ ۲ محرم ۱۴۱۰ ھ، ۵ ظہور ۱۳۶۸ ہش، ۵ اگست ۱۹۸۹ء	نمبر ۱۷

اخبار احمدیہ

سیدنا وامامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں بیرونی ممالک کے دورے پر ہیں خدا کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دلائل دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک اِنّی اور ایک لِمّی۔ کھوج نکال کر جاننا اس کا نام لِمّی ہے اور اِنّی یہ ہے کہ آثار سے معلوم کر لینا جیسے قارورہ کو دیکھ کر طبیب گرمی تپ وغیرہ کا حال معلوم کر لیتا ہے۔ یہ اِنّی ہے اور تپ وغیرہ دیکھ کر قارورہ کی نسبت سمجھ لینا یہ لِمّی ہے۔ تو روح میں لِمّیت ہم دریافت نہیں کر سکتے مگر آثار بتلاتے ہیں کہ ایک شئے ہے۔ تو اس طرح کے عجائبات کثیر ہیں۔ اسی طرح ایک روئت آنکھ میں ہے کہ ہر ایک شئے کو دیکھتی ہے۔ مگر ایک دیوار کے پیچھے ایک شئے ہوتی ہے تو نہیں دیکھ سکتی آنکھ کیوں نہیں دیوار کے پیچھے دیکھ سکتی اس کے دلائل کیا بیان ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح ایک روئت روح میں ہے کہ بیٹھے بٹھائے دور تک دیکھ لیتی ہے خواہ تین چار دیواریں درمیان میں حائل ہوں مگر اسے پرواہ نہیں ہوتی وہ اس شئے کو یہاں بیٹھے اس طرح دیکھتی ہے جیسے کہ کھلی روشنی میں ایک شئے نظر آتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۹)

"دو آدمی سعید ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جن کا اللہ تعالیٰ بالذّات رفع حجاب کرتا ہے۔ اور اپنی خدائی طاقتوں سے اپنی ہستی ان پر کھول دیتا ہے۔ دوسرے وہ جو ایسے آدمیوں کی صحبت میں رہ کر اُن سے مستفید ہوتے ہیں۔ جیسے صحابہ کرامؓ کی جماعت کہ ان کے تمام حجاب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے رفع ہوئے اور عظیم الشان نشانوں سے خدا نے اُن پر اپنی ہستی کو کھول دیا اور کامل معرفت اُن کو ملی مگر بے ہودہ فلسفیوں سے ہرگز ممکن نہیں کہ یہ ایمانی حالت اُن کو نصیب ہو۔ ایمان تو ایک چولہ بدل کر دوسرا اسے پہنا دیتا ہے اور اُسے ایک فوق العادت طاقت دیجاتی ہے کوئی فلاسفر نہیں گزرا۔ کہ جسے یہ طاقت ملی ہو۔ افلاطون وغیرہ بھی اس سے بے نصیب رہے۔ پاکیزگی کی وراثت بجزُ انبیاء کے نہیں آئی اور فلسفیوں وغیرہ میں بجزُ تکبّر کے اور کچھ نہیں ہوتا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۳)

• میری بیٹی عزیزہ قانتہ شمس نے امسال مڈل کے امتحان میں ۶۸۲ نمبر لے کر اپنی کلاس میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے اور آئندہ مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(روبینہ شمس اہلیہ محمود احمد شمس ٹیکسلا)

• عزیزہ ماریہ بیگ سلمہا بنت مکرم مرزا منیر بیگ صاحب نے فیڈرل بورڈ اسلام آباد کے میٹرک کے امتحان میں ۶۴۹ نمبر لیکر اپنے سکول کے آرٹس گروپ میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور بورڈ کی جانب سے وظیفہ کی حقدار قرار پائی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے آئندہ بھی اعلیٰ کامیابیاں عطا کرے۔ اور یہ کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

• مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے توسیع اشاعت الفضل کی مد میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب اور انکی بیگم صاحبہ محترمہ زینب بیگم صاحبہ کی طرف سے مبلغ یکصد روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہر دو دفات یافتگان بزرگوں پر اپنا بے حد رحم نازل کرے اپنے فضلوں سے نوازے اور اپنے درجاتِ قرب میں بڑھاتا رہے۔

(مینیجر الفضل)

جس کو وقت کی قربانی کا مزا آجائے وہ روحانی میدان میں تیزی سے ترقی کرتا ہے

لجنہ کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ بچیوں کو دین کی خدمت کے کام سونپیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کے ارشادات

"حقیقت یہ ہے کہ نیک کام کرنے کی توفیق پانا اور نیک کام کرواتے کی توفیق پانا یہ بھی دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ جب لجنہ تربیت کرتی ہے تو نیک کام کرنے کی توفیق پاتی ہے۔ اور جب دوسروں سے کام لیتی ہے تو نیک کام کروانے کی توفیق پائی ہے۔ اور جس شخص کو نیک کام کروانے کے لئے اپنے وقت کی قربانی کا مزا آنا شروع ہو جائے وہ بہت تیزی کے ساتھ روحانی میدانوں میں ترقی کرنے لگتا ہے۔ پس لجنہ کو چاہیئے کہ ان بچیوں کے سپرد دینی کام کریں۔ دین کی خدمت کے کام ان کو سونپیں۔ ان کو اپنے وقت کا بہتر مصرف بتائیں۔ ان کو نیکی کرنے کی مزید لذتوں سے آشنا کریں ان پر چھوٹی چھوٹی ذمہ داریاں ڈالیں تا ان کو یہ خیال نہ ہے کہ ہم اور چیز ہیں اور لجنہ کی عہدیداران کوئی اور چیز ہیں۔ وہ حکم دینے والی ہیں اور ہم حکم قبول کرنے والی ہیں بلکہ چاہیئے کہ ان کو ہر نیکی کے کام میں شامل کریں حقیقت یہ ہے کہ لجنہ کے کام اتنے زیادہ بڑھ گئے ہیں کہ ان کی انجام دہی اب لجنہ کی چند عہدیداروں کے بس کی بات نہیں رہی اس لئے انہیں اپنی ضرورت کی خاطر بھی مزید کارکنات چاہئیں۔"

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۸۳ء صفحہ ۳)

جو نرمی سے محروم ہوا۔ وہ نیکی سے بالکل محروم رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۵ ظہور ۱۳۶۸ ہش ۵ اگست ۱۹۸۹ء

اخفائے حق ـ زہرِ ہلاہل

امریکہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے جماعت کو پیغام دیا کہ " آپ اخفائے حق سے کبھی کام نہ لیں اور سچائی کا دامن قطعًا نہ چھوڑیں ۔ اسی میں آپکی بقا کا راز ہے اور نہ صرف یہ کہ آپ کو اپنی بقا کی فکر کرنی ہے بلکہ اپنے سارے ماحول کو مکمل تباہی سے بچانے کی پُرزور کوشش کرنی ہے اور اس معاشرہ کو موت سے نکالنے کی انتہائی جدّوجہد کرنی ہے جو کہ خودکشی کی جانب لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہا ہے اور جن کا آخری بھیانک انجام بہت قریب نظر آرہا ہے "

انسانی زندگی کی دو ہی بنیادی باتیں ہیں ۔ یا وہ بولتا ہے یا وہ چُپ رہتا ہے ۔ یا وہ لکھتا ہے یا وہ قلم کو روک لیتا ہے اگر وہ ایسی جگہ اور ایسے موقعہ پر بولے جہاں اُسے چُپ رہنا چاہیئے تو نتائج ناپسندیدہ ۔ اور اگر وہ ایسی جگہ چپ رہے جہاں اُسے بولنا چاہیئے تب بھی نتائج ناپسندیدہ ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ بات ہے تو کہاں بولے اور کہاں چُپ رہے ۔ کہاں لکھے اور کہاں قلم کو روک لے ۔ معاشرے کی بہبود اور اُس کی تباہی کا انحصار اسی سوچ پر ہے ۔ اگر یہ سوچ درست ہے تو ہر فرد اور اس کا معاشرہ صحیح خطوط پر چلنے کی وجہ سے کامیاب و کامران ہوں گے خوش اور خوشحال ہوں گے خود خوشیوں سے کھیلیں گے اور دنیا بھر میں خوشیاں بکھیریں گے ۔ اگر جن خطوط پر وہ سوچتا ہے غلط ہو جائیں تو معاملہ برعکس ہو جائے گا ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک فقرہ میں سوچ کے دھارے کو صحیح خطوط پر لگا دیا ہے ۔ " اخفائے حق سے کبھی کام نہ لیں " سچائی کو کبھی نہ چھپائیں ۔ اس کے اظہار کے لئے بولیں اور خوب بولیں ۔ لکھیں اور خوب لکھیں ۔ لیکن یہ ہو اس صورت میں سکتا ہے کہ انسان یہ فیصلہ کرے کہ اس نے سچائی کا دامن نہیں چھوڑنا ۔ سچائی کو اختیار کرنا اور سچائی کو پھیلانا ہے ۔ جھوٹ کو جھوٹ کہنا بھی سچائی کے دامن سے وابستگی ہی کا نام ہے ۔

پس ہماری جماعت کا ــ اور ہر شخص کا فرض ہے کہ سچّی بات کو ہرگز ہرگز نہ چھپائے ۔ اس کا اظہار کیا جائے اور ڈنکے کی چوٹ پر اظہار کیا جائے ۔

ضمنی طور پر ہم یہ بھی کہیں گے کہ احمدیہ جماعت مظالم کا نشانہ بن رہی ہے ۔ بولنے والوں کی زبانیں گنگ کیوں ہیں اور لکھنے والوں کی سیاہی خشک کیوں ہو گئی ہے ۔ کیا یہ سب لوگ ظلم کے طرفدار ہیں ۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ۔

تجھ سے بڑھ کر ہے کون واقفِ حال
تُو نے دیکھے ہیں میرے ماہ و سال
میں جو چاہوں وہ دے نہ دے مجھ کو
کر مجھے تُو رضا سے مالا مال

(ابوالاقبال)

اشکِ لرزاں

نہ جانے اپنی دعاؤں کا ہو اثر کب تک
نہ جانے ہم پہ عنایت کی ہو نظر کب تک

یہاں یہ حال کہ دل ڈوب ڈوب جاتا ہے
نہ جانے انکو کوئی جا کے دے خبر کب تک

صدف میں آنکھ کی لرزاں ہیں اشک مدّت سے
کوئی بتائے مجھے ہوں گے یہ گُہر کب تک

دل و جگر ہی نہیں جل گیا وجود تمام !
نہ جانے آگ بجھاتی ہے چشمِ تر کب تک

سوائے صبر کے چارہ بھی اور کیا ہے یہاں
کروں گا اور ابھی صبر میں مگر کب تک

ستارے ڈوب چلے چاند بھی غروب ہوا
شبِ فراق کی ہو دیکھئے سحر کب تک

یہ دَور حضرتِ طاہر ہے ساتھیو اُٹھو !!
عدو چلائے گا یہ ظلم کا تبر کب تک

جہانِ ظلم کی ظلمت ہے لرزہ براندام
ضیائے مہرِ درخشاں سے یہ مفر کب تک

سُنا ہے طالبِ صادق پہنچ ہی جاتے ہیں
یہ دیکھنا ہے پہنچتا ہے اب ظفرؔ کب تک

سُنا ہے اہلِ محبّت کو یار ملتا ہے
مریں جو یار کی خاطر تو یار ملتا ہے

راجہ نذیر احمد ظفرؔ ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد ابراہیم صاحب

قرآن کریم کی حفاظت کا خدائی وعدہ

محترم عبدالسمیع خان صاحب نے الفضل میں قرآن کریم کے دیگر الہامی کتب کے مقابلہ میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی اور شائع ہونے والی کتاب پر ایک حقیقت پسندانہ مضمون لکھا ہے۔ چند سال پیشتر بائیبل کے متبعین کا بھی یہی دعویٰ تھا۔ اور اس سے ہمیں خاص تعارض بھی نہیں۔ اس لئے کہ کسی کتاب کی اشاعت کی کثرت اس کی صداقت اور حقانیت کی ضامن نہیں ہوتی۔ بلکہ جو چیز کسی کتاب کی عظمت قائم کرتی ہے وہ اس کے الہامی ہونے اور اس کے متن کے محفوظ ہونے کی حقیقت ہے۔ دین حق سے پہلے نازل ہونے والی کتب چونکہ وقتی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے وجود میں آئیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت اپنے ذمہ نہ لی۔ اور جوں جوں وقت گذرتا گیا۔ ضرورت کے مطابق ان میں کمی بیشی ہوتی رہی۔ لیکن چونکہ قرآن کریم میں تمام تعلیمات کا مجموعہ اور لب لباب تھا اور اس کی تعلیم عالمگیر نوعیت کی تھی اور ابدالآباد تک اس پر عمل درآمد ہوتا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے متن کو محفوظ رکھنے کا فیصلہ کیا۔ اور اس امر کا اہتمام فرمایا کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو رہا ہے اس کا سارا متن بلکہ ایک ایک لفظ بلکہ ایک ایک نقطہ محفوظ کر لیا جائے۔ اس کے کلام کو لوگ لکھ کر محفوظ کر لیں۔ اور ساتھ ہی اسے اپنے حافظوں میں اتار لیں۔ تاکہ اس کے الہامی الفاظ کسی طور اور کسی زمانہ میں بھی انسانی دست برد کا شکار نہ ہو سکیں۔ صرف قرآن کریم ہی ایسی کتاب ہے جس کا متن پہلے دن سے ہی محفوظ چلا آرہا ہے۔ انجیل کے ماننے والے (جنہوں نے خود اسے لکھا) مرقس۔ لوقا۔ متی۔ یوحنا۔ انہیں خود تسلیم ہے کہ انجیل صرف ان معنوں میں الہامی ہے کہ جنہوں نے اسے لکھا انہوں نے خود اسے اپنی یادداشت کے مطابق روح القدس کی برکت سے لکھا۔ ورنہ انجیل میں آنے والے الفاظ لفظاً الہامی نہیں۔ یہ شرف صرف قرآن کریم کو ہی حاصل ہے کہ یہ اول سے آخر تک الہامی ہے۔ اور اس کے متن کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ طلب کیا۔ حضور نے فرمایا۔ میرا معجزہ میرا قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میری زبان پر ایسے الفاظ جاری فرمائے ہیں۔ اور ایسی تعلیم مجھ پر نازل کی ہے جو از خود معجزہ کا رنگ رکھتی ہے۔ اس کی فصاحت و بلاغت لاثانی ہے۔ تم میں سے کوئی اس کی نظیر نہیں لا سکتا۔ سارا قرآن کیا۔ تم تو اس کا عشر عشیر بلکہ اس کی ایک آیت کی طرح کا کلام بھی نہیں بنا سکتے۔ اگر اس کے مقابل میں کچھ پیش کر سکتے ہو۔ تو لاؤ پیش کرو۔ لیکن کسی بڑے سے بڑے عالم اور زبان دانی کا دعویٰ کرنے والے مخالف کو اپنے طور پر اکیلے یا دوسروں کی مدد سے۔ اس کا مثل لانے کی جرأت نہ ہوئی۔ قرآن کا یہ چیلنج آج بھی مخالفین کو دعوت مقابلہ دے رہا ہے۔ مزید برآں۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اپنے بندہ پر نازل کیا تھا چونکہ وہ ابدی صداقتوں اور حقائق کا خزانہ تھا اس لئے وہ رسول خدا سے لے کر آج تک محفوظ چلا آرہا ہے۔ عیسائی معترض پادری اور یہودی اکابر محض اعتراض کرنے کی خاطر تو کہہ دیں گے کہ اس میں فلاں بات صحیح نہیں۔ عقل یا سائنس اس کے بعض انکشافات کی تائید نہیں کرتی (اگرچہ یہ سب اعتراض بودے اور سطحی ہوتے ہیں) لیکن اس حقیقت سے آج تک کسی بڑے سے بڑے مستشرق نے بھی انکار نہیں کیا۔ کہ قرآن کریم کی آیات جس طرح آج کل پڑھی جا رہی ہیں۔ اور شائع ہو رہی ہیں۔ وہ وہی اور بعینہٖ اسی طرح ہیں۔ جس طرح بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں۔ (اس جگہ ایک غلط فہمی کا ازالہ کرنا ضروری ہے کہ غیر مذاہب والوں کا یہ سمجھنا کہ قرآن کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ صحیح نہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف وہ برگزیدہ شخصیت تھے۔ جن پر اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن کریم نازل ہوا۔ کلام آپ کی تصنیف نہیں۔ بلکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام دنیا تک پہنچانے کا ذریعہ اور وسیلہ بنایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جو اپنا آخری کلام نازل فرمایا۔ اس کو محفوظ کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ اور عملاً اسے محفوظ بھی رکھا۔)

متن کی حفاظت

قرآن کریم کو محفوظ رکھنے کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کہ "ہم نے ہی اس ذکر (قرآن کریم) کو اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے"۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو اس شاندار طور پر پورا فرمایا ہے کہ اگر قرآن کریم کے من جانب اللہ ہونے کا کوئی اور ثبوت نہ بھی ہوتا تو اس کے برحق ہونے کے لئے یہی حقیقت کافی تھی۔ پروفیسر نولڈیکے عظیم جرمن مستشرق نے اس دعویٰ کی شان نزول پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ کے متبعین کی زندگی خطرہ میں تھی۔

دین حق کے اسی دور میں معاندین کو متنبہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ دین حق اور قرآن کی خود حفاظت کرے گا۔ جتنا زور چاہے لگا لو۔ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بال بیکا بھی نہ کر سکو گے۔ دشمن طاقتور اور مضبوط تھا لیکن وہ قرآن کریم کے متن میں خرد برد نہ کر سکا اور قرآن کریم ہر قسم کے ردوبدل سے محفوظ رہا۔ اور اس کا ایک ایک لفظ آج تک اپنی اصل شکل میں موجود ہے۔ حتیٰ کہ بلا خوف و تردید یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ تمام الہامی کتابوں میں سے صرف قرآن کریم ہی ایسی کتاب ہے جو چودہ سو سال سے اپنی پہلی اور اصلی شکل میں محفوظ چلی آرہی ہے۔ قرآن کریم کا یہ ایسا نمایاں امتیاز ہے کہ اس میں کوئی دوسری الہامی کتاب شریک نہیں دین حق کے بڑے سے بڑے غیر مسلم سکالر بھی قرآن کریم کی اس منفرد شان کے قائل ہیں۔ حتیٰ کہ سرولیم میور کو بھی اعتراف ہے کہ عظیم بشارتوں کی بنا پر جو اندرونی اور بیرونی شواہد پر مبنی ہیں۔ ہم برملا کہہ سکتے ہیں کہ جو قرآن کریم آج کل دنیا میں پڑھا جا رہا ہے۔ اس کا متن بعینہٖ وہی ہے جو محمد (رسول اللہ صلعم) نے پیش کیا۔ قرآن کریم کی ٹیکسٹ کو بائیبل کی ٹیکسٹ کی طرح قرار دینا مطلقاً صحیح نہیں کیونکہ بائیبل کے متن میں تو آج بھی ردوبدل ترمیم اضافہ ہو رہا ہے) لیکن قرآن کریم اپنی اصلی شکل میں جس طرح نازل ہوا۔ اسی طرح آج بھی موجود ہے۔

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں یہ بھی لکھا ہے کہ یورپ کے سکالروں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ قرآن کریم انسانی خرد برد کا شکار رہا ہے۔ لیکن ہر کوشش ناکام ہوئی۔ اسی طرح حال ہی ڈاکٹر منگانا نے قرآن کریم کو تحریف و تبدیل کا شکار ہوتے رہنے کا جو دعویٰ کیا تھا۔ تاریخ اور واقعات نے اسے بھی باطل قرار دے دیا ہے۔ اور اب یہ دعویٰ ناقابل تردید حقیقت بن چکی ہے کہ دنیا کی تمام الہامی کتابوں میں سے قرآن کریم ہی آج اپنی اصلی شکل میں موجود ہے۔

گویا قرآن کریم جس طرح اپنے مطالب اور حقائق کی رو سے یکتا ہے، اسی طرح اپنے متن کے اعتبار سے بھی۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو!

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو ۲۷۔ اگست ۱۹۸۹ء کو بروز اتوار ۸ بجے صبح وکالت دیوان تحریک جدید میں ہوگا

(وکیل الدیوان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات کی رپورٹیں

چینو ۔ امریکہ میں بیت الحمد کا افتتاح

سن سٹاف رائٹر کارلا وہیلر چینو سے

کہتے ہیں میناروں کو الگ کر دیا جائے تو یہ کریم رنگ کی یہ عمارت یوں لگتا ہے کہ کیلیفورنیا کا کوئی رینچ (Ranch) ہاؤس

ان کی اس عمارت پر ۱۵ لاکھ امریکن ڈالر خرچ ہوئے ہیں ۔ اس کا پتہ ہے ۱۱۹۴۱ ۔ ریمونا ایوینو۔ یہ چینو میں دینِ حق کے پرستاروں کی ایک ہی عبادت گاہ ہے جو احمدیہ جماعت نے تعمیر کی ہے ۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ عیسےٰ علیہ السلام صلیب سے زندہ بچ گئے تھے اور اس کے بعد انہوں نے ہندوستان کا سفر کیا ۔ ان کا خیال ہے کہ ساری دنیا میں ان کی جماعت کے ایک کروڑ افراد موجود ہیں جو پاکستان ، ہندوستان ، امریکہ ، انگلستان اور ان کے علاوہ ۱۲۰ ممالک میں رہائش پذیر ہیں ۔ اس عمارت کا نام انہوں نے بیت الحمید رکھا ہے اور وکٹرول سے مشرق کی جانب اور اتنا ہی دنیجو راسے شمال کی جانب اور اسی فاصلے پر جنوب میں سان ڈیگو کی جانب ۵۰۰ کے قریب ایسے افراد ہیں جو اس میں عبادت کیا کریں گے ۔ اور اس "گھر" کے نام کا مطلب یہ ہے کہ ایسی جگہ جہاں حمد و ثناء کی جاتی ان کے خیال میں خدا کے اس گھر کا افتتاح جنوبی کیلیفورنیا میں ایک خواب کے پورا ہونے کے مترادف ہے ۔ یہاں کے مقامی احمدی مذہبی طور پر قریباً بے گھر ہی کہے جا سکتے ہیں کیونکہ وہ اپنی عبادت کے لئے یا مختلف گھروں میں جمع ہوتے تھے یا اپنی تقریبوں کے لئے ہال کرایہ پر لیتے تھے ۔ یہ ساری باتیں کارلا وہیلر کو انور خان نے جو چالیس چینو ہلز میں رہتے ہیں ، بتائیں ۔

انور خان نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ میں میں نے اپنی رہائش کا ہدف حاصل کر لیا ہے کیونکہ میں اب ایک عبادت گاہ کے قریب زندگی گزار رہا ہوں اور اسی عبادت گاہ کے قریب اپنی معاش کا انتظام کرتا ہوں ۔ میں اپنے بچوں کو اسی عبادت گاہ میں لے جاتا ہوں ۔ بہت سے دیگر احمدیوں کی طرح مسٹر خان بھی حال ہی میں چینو کے علاقے میں آئے ہیں تاکہ وہ اپنی عبادتگاہ کے قریب رہ سکیں ۔ اس سے پہلے یہاں صرف چند لوگ رہائش پذیر تھے لیکن اس وقت ۶۰ خاندانوں پر مشتمل یہ جماعت یہاں موجود ہے ۔ ایسی عبادت گاہیں ان کے لئے نہایت اہم عمارات ہیں ۔ کیونکہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں عبادت کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا بہتر طریق پر حاصل ہو سکتی ہے

کیونکہ لوگ اکٹھے ہو کر اخوت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اکٹھے ہو کر اس کی عبادت کرتے ہیں ۔ بجائے اس کے کہ وہ الگ الگ عبادت کریں اور ایک دوسرے سے پرے رہیں مسٹر خان نے اسی عبادت گاہ کی تعمیر کے لئے دس ہزار امریکی ڈالر دیئے ۔

مسٹر خان نے کارلا وہیلر کو بتایا کہ مل کر عبادت کرنے سے زیادہ ثواب حاصل ہوتا ہے ۔ وہ میکمن انسٹرومنٹس میں ملازم ہیں ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایسے کرنے سے اکیلے عبادت کرنے کی نسبت ۲۷ گنا زیادہ ثواب ہوتا ہے ۔ بعض ہمسایوں نے اس عمارت کی تعمیر پر اعتراض کیا کہ یہ تو بالکل ہمارے رینچ (Ranch) کی طرح لگے گی ۔ انہیں اس بات کی پریشانی بھی لاحق ہوئی کہ یہ لوگ اپنی عبادت کے دوران شور مچایا کریں گے ۔ لیکن ابھی ۶ ماہ ہی کا عرصہ گزرا تھا کہ یہاں کے عبادت کرنے والوں اور دیگر مقامی لوگوں کی آپس میں ہم آہنگی ہو گئی ۔ احمدیوں نے اپنی بنیادی سکیم جس کے مطابق وہ دو منزلہ عمارت بنانا چاہتے تھے ، تبدیل کر لی اور ۱۶ ہزار مربع فٹ پر انہوں نے ایک ایک منزلہ عمارت تعمیر کی ۔ دیگر لوگوں نے پہلے پہل تو یہ رویہ اختیار کیا کہ وہ اس عمارت کی تعمیر کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے ۔ کسی نے یہ بھی کہا کہ میں اسے نذرِ آتش کر دوں گا لیکن رویہ بدلنے کے بعد لوگوں نے کہا "ہمیں کیا جو بنتا ہے بننے دو" ایسا کہنے والا ایک شخص تامس سٹیپ (STAP) سینئر تھا اس کے دوسرے ساتھی اب کسی اور علاقے میں جا چکے ہیں "سٹیپ" نے کہا کہ یہ عمارت تو بالکل کیلیفورنیا کی عمارتوں کی طرح ہے سوائے اس کے کہ اس کے مینار ہیں ۔ ہمارے علاقے میں یہاں پر چھت کے اوپر Domes نہیں ہیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی خوبصورت عمارت ہے لیکن میں ذاتی طور پر اس پر کوئی اعتراض بھی نہیں کر سکتا

جو کارمن کینچولا JOE CARMEN CANCHOLA جو اس عمارت کے قریب ہی رہتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ عمارت بھی خوبصورت ہے اور احمدی ہمسائے بھی بہت اچھے ہیں ۔ وہ ہمارے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں ۔ یہ بات کارمن کینچولا نے کہی جس کے خاوند نے ۱۹۷۶ء میں یہاں رینچ خریدی تھی ، کہنے لگیں میں تو کیتھولک مذہب سے تعلق رکھتی ہوں اور ہم اپنے گرجا میں مذہبی گیت گنگناتے ہیں ۔ یہ لوگ بالکل خاموشی سے عبادت کرتے ہیں ان کی ہر بات بہت اچھی ہے

کینچولا فیملی والے کہتے ہیں کہ احمدی ہمارے پاس آتے ہیں اور ہمارے کام میں مدد دیتے ہیں ۔ ہمیں جو کچھ بھی کرنا ہو جس کے لئے کسی مدد کی ضرورت ہو اس سے انہوں نے کبھی گریز نہیں کیا ۔ یہ بہت ہی اچھے لوگ ہیں اور نہایت سنجیدہ ۔ جو کارمن کینچولا نے کہا کہ یہ بہت خاموش طبیعت ہیں ان کی تو آواز ہی سننے میں نہیں آتی

مسٹر خان نے کارلا وہیلر کو بتایا کہ ہمارے تو ذہن میں کبھی یہ بات آہی نہیں سکتی کہ یہاں کے باشندوں سے کوئی جھگڑا کھڑا کریں ۔ ان کے امام نے جو اس عبادت گاہ میں ان کے لیڈر ہیں بتایا کہ اگر عبادت گاہ امن کا مرکز ہے تو ہم جھگڑے کیسے کھڑے کر سکتے ہیں ۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ کسی جگہ پر جھگڑا بھی کھڑا کیا جائے اور لمبے

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا

کر محترمہ سیدہ مبارکہ بخاری صاحبہ جہلم شہر کا پوتا سید صلاح الدین خالد بعمر چھ سال تشنج کے دوروں میں مبتلا ہے ۔

کر محترمہ نزہت بشیر صاحبہ کی والدہ صاحبہ کو گرنے کی وجہ سے اندرونی طور پر پسلیوں پر ورم آگیا ہے ۔

کر محترمہ رخشندہ ممتاز صاحبہ اہلیہ منصور احمد صاحب تاثیر کی والدہ صاحبہ جگر کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں ۔ نیز انہوں نے اپنے بچوں کے نیک ہونے اور امتحانات میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست کی ہے ۔

کر مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب کی ہمشیرہ محترمہ نور بیگم صاحبہ کے کولہے میں فریکچر ہو گیا ہے ۔ جنرل ہسپتال راولپنڈی میں زیرِ علاج ہیں ۔

احباب ان سب کے لئے دُعا کریں

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے عزیزم عبدالمنعم خان مقیم مغربی جرمنی کا نکاح عزیزہ فوزیہ راحت بنت مکرم رانا عبدالغفار خان آف سرگودھا کے ہمراہ مورخہ ۷ ، جولائی ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک احمدیہ بیت الذکر اسلامیہ پارک لاہور میں بعوض -/۵۰ ہزار روپے حق مہر پڑھا گیا ۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے مبارک کرے ۔

عبدالحکیم خان حلقہ راجگڑھ لاہور

سانحۂ ارتحال

میرے برادرِ نسبتی چوہدری محمد اسماعیل صاحب ولد چوہدری شکردین صاحب ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ مینیجر خیبر ٹرانسپورٹ بس سروس لاہور سرگودھا دل کا دورہ پڑنے سے مورخہ ۱۸ جولائی بروز منگل رات دس بجے جیا موسلے / شاہدرہ لاہور میں وفات پا گئے ۔ نعش ان کے آبائی گاؤں موضع مانگا ضلع سیالکوٹ لے جائی گئی جہاں سینکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں مورخہ ۱۹ جولائی شام ۵ بجے انہیں سپردِ خاک کر دیا گیا ۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو ۔ اس سے پہلے ان کی والدہ محمد بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری شکردین صاحب ۱۰ جولائی کو فوت ہو گئی تھیں انہیں ۱۱ جولائی کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا تھا ۔ ایک ہفتہ بعد وہ خود بھی وفات پا گئے ۔

(چوہدری سرفراز خان لاہور)

خاکسار کی والدہ ماجدہ اور میاں اصغر علی صاحب (گلوب ٹمبر کارپوریشن) کی اہلیہ بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۸۹ء کو میو ہسپتال میں بعارضہ حرکت قلب بند ہو جانیکی وجہ سے اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں ۔

جنازہ میں احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی ۔ ان کو ماڈل ٹاؤن کے قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا ۔ احباب موصوفہ کی بلندی درجات کیلئے دعا کریں ۔

(میاں طارق محمود لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امن کا مرکز بھی کہا جائے ہمارا موٹو تو "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" ہے۔ ہم امن پسند لوگ ہیں۔

اس عمارت کو بنانے کیلئے چندہ اکٹھا کیا گیا تھا جو اس جماعت کے افراد نے اپنی جیب سے دیا اور اس کام کی تکمیل میں دو سال لگے۔ اس کا افتتاح جمعہ کے روز ان کے روحانی رہنما حضرت مرزا طاہر احمد بنفس نفیس تشریف لا کر کر گئے۔ حضرت مرزا طاہر احمد ان لوگوں کے لئے ایک ایسے ہی اہم مذہبی رہنما ہیں جیسے ایران کے شیعہ لوگوں کے لئے خمینی۔ لیکن احمدیوں کے امام جو لندن میں رہائش پذیر ہیں خمینی ان کی پسندیدہ شخصیت نہیں تھی۔ بالٹی مور میں ان سے پوچھا گیا تھا کہ آیت اللہ خمینی جو امریکہ کو ایک بہت بڑا شیطان کہتے ہیں۔ اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ اخباروں میں جو ان کا جواب چھپا وہ یہ تھا کہ اب فرشتے تو دوزخ میں ہیں اور شیطان جنت میں مزے لوٹ رہا ہے۔

مسلمانوں کے فرقے احمدیوں کو پسندیدہ نظر سے نہیں دیکھتے۔ مسٹر خان نے بتایا کہ ایک بات جو باعثِ نزاع ہے وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے آج سے ۱۰۰ سال پیشتر دعویٰ کیا

احمدیوں نے چینو کو اس لئے اپنی عبادت گاہ تعمیر کرنے کے لئے منتخب کیا کہ یہ احمدیوں کی رہائش گاہوں سے اتنا قریب ہے کہ وہ آسانی سے یہاں پہنچ سکتے ہیں احمدی لاس اینجلس۔ اورنج۔ ریور سائڈ اور سین برنارڈینو کی کونٹیز میں رہتے ہیں۔

اس جماعت کو ایک اور زمین کا ٹکڑا (جو پانچ ایکڑ ہے) بھی خریدنے کی خواہش تھی یہ زمین کا ٹکڑا ایک چینو میاں بیوی کی ملکیت تھا اور اس کی قیمت بھی خاصی کم تھی۔ وہ اپنی عبادت گاہ کے پیچھے کچھ سفید زمین چاہتے ہیں تاکہ اسمیں والی بال اور باسکٹ بال کھیلا جاسکے۔ دروازے سے داخل ہوتے ہی دائیں بائیں دو چھوٹے چھوٹے مینار ہیں اور ایک بڑا مینار جسے ایک ستون کے اوپر کھڑا کیا گیا ہے۔ یہی ایسی چیزیں ہیں جنہیں عبادت گاہ کے نشان کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ ہال میں داخل ہوں تو شمالی جانب دنیا کا ایک نقشہ دیوار پر لٹک رہا ہے جس پر احمدیہ جماعت کی ایک ہزار عبادت گاہوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس عمارت میں دو ہال ہیں جہاں سبز قالین بچھے ہوئے ہیں ایک ہال مردوں کے لئے اور ایک ہال عورتوں کے لئے کیونکہ یہ الگ الگ عبادت کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ عبادت گاہ ایک سوسائٹی ہال کے طور پر بھی استعمال کی جاسکتی ہے اور بچے یہاں کھیل بھی سکتے ہیں۔ اس کے ایک طرف کھانا پکانے کا کمرہ ہے ایک طرف بیت الخلاء ایک طرف دفاتر۔ مسٹر خان نے وہیلر کو بتایا کہ یہ جگہ نہایت صاف ستھری ہے۔ جب ہم خدا کے گھر جاتے ہیں تو ہم اپنے ہاتھ، چہرہ اور پاؤں دھوتے ہیں یہ ایسا ہی ہے جیسے ہم اپنے ذہن و دل کو اور اپنی روح کو صاف کر رہے ہوں۔ دوسرے لوگ بھی یہاں اپنی عبادت کر سکتے ہیں۔ بس شرط یہ ہے کہ آپ ایک خدا کے ماننے والے ہوں۔ عیسائی یہاں آسکتے ہیں یہودی یہاں آسکتے ہیں۔ جب ہم اسے خدا کا گھر کہتے ہیں تو یہ واقعی خدا کا گھر ہے۔

انڈیا ویسٹ امریکہ کے فرانسس اسیسی نے مسٹر ارشد احمد، مسٹر بیگ اور مسز امۃ الکریم نصرت سے بے ایریا میں انٹرویو کر کے ایک خبر شائع کی۔ اس خبر میں حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ کی تصویر دی۔ مسٹر اسیسی نے پاکستان میں احمدیوں پر کئے گئے مظالم اور ان کی گزشتہ ۱۵۔۲۰ سالہ تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے قارئین کو بتایا ہے کہ ۲۹۔۳۰ جون کو جماعت احمدیہ کے امام بے ایریا تشریف لائیں گے۔ جہاں وہ پٹس برگ میں احباب سے ملاقات فرمائیں گے اور ۶۔۷ جولائی کو بیت الحمید کا افتتاح فرمائیں گے۔ مسٹر اسیسی نے اس بات کا بھی ذکر کیا ہے کہ گزشتہ مارچ کے مہینے میں جماعت نے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ایک تقریب منعقد کی تھی جس کا آغاز دعاؤں سے اور نماز سے کیا گیا۔ مسٹر اسیسی نے احمدیہ جماعت کے عقائد اور مسلمانوں سے ان کے اختلافات کی تفصیل بھی اس خبر میں درج کی ہے۔ احمدیہ جماعت کی کارکردگی کے متعلق انکا کہنا ہے کہ اسے عظیم الشان کے لفظ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ یہ ساری دنیا میں پھیل کر اپنا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ یورپ۔ شمالی امریکہ، کیریبیا، افریقہ، جنوب مشرقی ایشیا اور دوسرے علاقوں میں انہوں نے اپنے مشن قائم کر رکھے ہیں۔ اسوقت ان میں سب سے زیادہ مشہور شخصیت ڈاکٹر عبدالسلام کی ہے جو نوبل انعام یافتہ ہیں۔

مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے اس علاقے میں جماعت کا پتہ دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی امریکہ میں مرکزی مشن کا پتہ بھی درج ہے۔

(ن۔ س)

شاہ برونئی کی ۴۳ ویں سالگرہ

سلطان سر مودا حسن البولکیہ برونئی کے بادشاہ ہیں۔ آپ کو باندر سری بیگاوان کہا جاتا ہے۔

۱۵ جولائی کو آپ نے اپنا ۴۳ واں یوم پیدائش منایا اور اس بات کی وضاحت یا تردید کے لئے اس موقع پر آپ نے ایک کتاب چیل فونٹ (CHAL-FO-NT) سے لکھوا کر شائع کی اس کتاب کا نام ہے "بائی گاڈز وِل" (BY-GOD'S WILL) - یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق۔ یہ کتاب لندن کی ایک فرم ویڈن فیلڈ اینڈ نکلسن نے شائع کی ہے۔ اس فرم کو برونئی حکومت نے برونئی کے متعلق تمام معلومات شائع کرنے کا ٹھیکہ دیا ہے۔ یہ فرم سیاسی تنظیم، معاشی حالات اور صحافیوں کے لئے ترقی کے میدان کے متعلق دنیا کو معلومات مہیا کرے گی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ صاحب دنیا کے امیر ترین فرد ہیں اس وقت ایشیا میں صرف یہی ایک ایسے حکمران ہیں جن کے ہاتھ میں ہر قسم کی سیاسی اور حکومتی طاقت مرکوز ہے۔ انہیں اس بات کا احساس ہے کہ دنیا کو ان کے متعلق یہ کہنے سے گریز کرنا چاہیئے کہ وہ سب سے زیادہ امیر انسان ہیں۔ ان کے ملک جس کا رقبہ دو ہزار دو سو پچیس ۲۲۲۵ مربع میل ہے گیس اور تیل کی برآمدگی کے لئے سب سے پیش پیش ہے۔ کہتے ہیں کہ انکی دولت کا جو اندازہ لگایا گیا ہے وہ ۲۵ ارب امریکی ڈالر ہے مغربی ممالک کے سفارت کار جو جنوب مشرقی ایشیا میں اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں کہتے ہیں کہ کتاب کا نام ہی بتاتا ہے کہ وہ یہ کوشش کر رہے ہیں کہ برونئی کے لوگ منتخب حکومت کا تقاضا نہ کریں کیونکہ اگر ایسا ہوا تو وہ خود ایک کنسٹی ٹیوشنل بادشاہ بن کر رہ جائیں گے جیسا کہ ملیشیا اور تھائی لینڈ میں ہے۔ کتاب کا اصل مقصد یہ بتاتا ہے کہ جو کچھ بھی ہے یہ سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی مرضی ہے کہ برونئی میں ایک ایسا حاکم ہو جس کے ہاتھ میں تمام ملکی طاقتیں مرکوز ہوں۔ حال ہی میں چیل فونٹ کا ایک انٹرویو برونئی کے ریڈیو / ٹیلیویژن پر براڈکاسٹ ہوا ہے جس میں سلطان نے یہ کہا کہ میرا اصل مقصد یہ ہے کہ برونئی آزاد رہے اور اسکا حکمران انہی لوگوں میں سے ہو جیسے ملیشیا کی مسلم بادشاہت

سلطان آف برونئی برطانیہ کی رائل ملٹری اکیڈمی جو سینڈہرسٹ میں واقع ہے کے گریجوایٹ ہیں۔ برونئی کی کل آبادی ۲,۳۰,۰۰۰ ہے۔ جو زیادہ تر ملایا کے رہنے والے ہیں۔ ان سے کوئی ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا اور انہیں تعلیم و صحت کی سہولتیں بغیر کسی قسم کی فیس کی ادائیگی کے مل جاتی ہیں۔ اور یہ سب کچھ حکومت اپنی جیب سے کرتی ہے جسے تیل اور گیس کی برآمدگی سے دو ارب امریکن ڈالر وصول ہوتے ہیں۔ یہاں ایک فرد کی اوسط آمدنی کا جو اندازہ لگا ہے (۱۹۸۶ء میں) وہ ۱۵,۴۰۰ امریکی ڈالر ہے۔ برونئی نے جو بیرونی ممالک میں روپیہ لگایا ہوا ہے اور جو ۶ ارب امریکی ڈالر ہے۔ اس سے اتنا زرِ مبادلہ مل جاتا ہے جس سے تمام ملکی درآمد کی قیمت ادا کی جاسکے اور یہ ایک ارب امریکی ڈالر کے برابر رقم بنتی ہے۔ برونئی کی حکومت نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ دیگر ممالک میں شائع ہونے والے اخبارات و رسائل اور کتب زیادہ تر انکی ذاتی دولت کے متعلق بات کرتے ہیں۔ وہ کبھی پریس انٹرویو نہیں دیتے البتہ انہوں نے مقامی صحافیوں کے لئے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں "گینس بک آف ورلڈ ریکارڈز" کے متعلق مایوسانہ رنگ میں بات کی ہے۔ کہ انہوں نے اپنی کتاب میں ان کو سب سے زیادہ امیر آدمی کے طور پر پیش کیا ہے۔ سلطان نے بیسیوں صحافیوں کو برطانیہ، آسٹریلیا، ہانگ کانگ اور سنگاپور سے بلا کر برونئی کے تمام معاملات کو بذاتِ خود دیکھ کر بہتر طریق پر رپورٹ کرنے کے لئے کہا ہے۔ اگرچہ یہ صحافی سلطان سے مل نہیں سکیں گے۔ کیونکہ جو اطلاعات

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد مبشر

حقِّ ہمسائیگی

گذشتہ دنوں امریکہ میں آج سے بیس برس قبل انسان کے چاند پر قدم رکھنے کے سلسلہ میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ سابقہ برسوں میں خلائی تحقیق پر جو کام ہو چکا ہے اس کو سراہا گیا اور آئندہ کے لئے جو پروگرام زیرِ غور ہیں۔ ان کو بنیاد بنا کر نئے عہد و پیمان کئے گئے۔ اس سلسلہ میں دنیا بھر کے ٹیلیوژن سٹیشنز نے تقریب کی جھلکیاں دکھائیں اور پروگرام پیش کئے۔ مستقبل کے لئے جو خلائی پروگرام انسان کے زیرِ غور ہے اس سلسلے میں ناظرین کو یہ معلومات بہم پہنچائی گئیں کہ سنہ ۲۰۱۵ء کے لگ بھگ انسان مریخ پر قدم رکھنے کے قابل ہو سکے گا۔ سنہ ۲۰۳۰ء تک مریخ سے باقاعدہ رابطہ ہو گا۔ اور سفر کی سہولتیں میسر ہوں گی۔ سنہ ۲۰۵۰ء تک انسان مریخ پر کالونیاں آباد کرنا شروع کر دے گا۔ یوں مریخ پر آباد ہونے کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکے گا۔ کیونکہ اس عرصہ میں انسان اتنی تحقیق اور تیاری کر لیگا کہ زمین کی طرح ہمسایہ سیارہ مریخ پر آبادی کے لوازمات مہیا ہو چکے ہوں گے۔

اس خلائی پروگرام میں دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں اور ان کے حلیف اپنی بساط کے مطابق پوری طرح مدد دے رہے ہیں۔ روس نے بھی بھرپور تعاون کا وعدہ کیا ہے۔

اپنے ہمسایہ سیاروں کی دریافت اور وہاں کی معلومات حاصل کرنا انسان کا حق ہے۔ قدیم زمانے سے انسان آسمان سے تارے توڑنے کے خواب دیکھتا رہا ہے اور اس زمانے میں یہ خواب شرمندۂ تعبیر بھی ہو رہا ہے۔ اپنے محدود وسائل اور محدود علم کے باوجود چاند اور مریخ پر پہنچ جانا ہی انسان کی بہت بڑی کامیابی ہے تاہم اسی زمین پر انسان خود اپنے جیسے انسانوں کا ہمسایہ بھی تو ہے ہمسائیگی کا سب سے پہلا زینہ اپنے جیسے انسانوں کو ہمسایہ تسلیم کرنا ہونا چاہیئے۔ ہمارے اپنے سیارے پر ہمسایہ ہونے کے تمام لوازمات موجود ہیں۔ بڑے بڑے براعظم ایک دوسرے کو جدا کرتے ہیں۔ ملک ملک ایک دوسرے کو جدا کرتے ہیں۔ ملکوں میں صوبے صوبوں میں شہر، شہروں میں محلے اور محلوں میں گھر ایک دوسرے سے جدا آباد ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم غور کریں کہ اتنے صدیوں سے آباد ہیں۔ اتنے ہی عرصہ سے ہم ایک دوسرے کے ہمسایہ ہیں۔ اتنے ہی پرانے ہمارے مذہبی عقائد ہیں۔ ہر ایک کو صاحب عقیدہ ہونے کا برابر اختیار ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہر ایک کا فرض ہے کہ پرامن بقائے باہمی کے لئے کوشاں رہے۔ کیونکہ ہر ایک مذہب امن اور صلح کی تعلیم دیتا ہے۔ لیکن ہمارے خطہ میں عرصہ سے محض اختلافِ عقیدہ کی بناء پر بدامنی کی جو صورت پائی جاتی ہے وہ ناقابلِ تلافی حد تک نقصان دہ ہے لوگ چھوٹے چھوٹے طبقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور ایک دوسرے کا استحصال کر رہے ہیں۔ یوں تو ابتدائے آفرینش سے تمام جانداروں میں یہی جذبہ کارفرما ہے کہ طاقت کے بل بوتے پر دوسروں پر حکومت کی جائے لیکن انسانیت پر تہذیب لازم ہے چنانچہ مذاہب نے انسان کو ادنیٰ ضابطۂ حیات سے لیکر اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی ہے اس کے باوجود معاشرہ میں جو دکھ نظر آتا ہے وہ بہت تکلیف دہ اور قابلِ شرم ہے جو محض ایک دوسرے کو برداشت نہ کر سکنے کی پیداوار ہے۔ ایسے انسانوں کی نفسیات کا مطالعہ کیا جائے تو اکثر مواقع پر کم ظرفی اور احساسِ کمتری جیسے عوامل اس کے پیچھے کارفرما نظر آئیں گے جس کی بڑی وجہ کم تعلیمیافتہ ہونا ہے۔ چنانچہ جہاں عوام کا معیارِ تعلیم بلند کرنے کی ضرورت ہے وہاں ان کے شعور کو بیدار کرنے کی بھی ضرورت ہے مذہبی رہنما اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وہ خود معیاری اور غیر جانبدار ہوں۔ ساری دنیا میں اس وقت یہ پہچان ہو رہی ہے کہ انسان اپنے ہاتھوں ہلاکت کا سامان پیدا کر چکا ہے اور اپنے پاؤں سے چل کر تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہا ہے۔ چنانچہ حکومتی سطحوں پر بہت سے عہد و پیمان ہو رہے ہیں کہ دنیا کو تباہی سے بچانے کی کوششیں کی جائیں اور برسوں کا ماحصل جو خطرناک اسلحہ کی صورت میں ہمارے سیارے پر موجود ہے، کو ٹھکانے لگایا جائے ورنہ امن و امان کے ساتھ ساتھ انسان بھی ہمیشہ کے لئے دنیا سے اٹھ جائیگا۔

جہاں انسان میں عالمی طور پر یہ شعور پیدا ہوا ہے کہ قیامِ امن کے لئے عالمی کوششیں ہونی چاہئیں وہاں مقامی طور پر بھی انسانوں میں یہ شعور پیدا ہونا چاہیئے ہمسایوں کی موجودگی میں کیا ہمیں اتنے دُور دراز مقامات پر آباد سیاروں میں زندگی تلاش کرنے اور حقِ ہمسائیگی ادا کرنے کی زیادہ ضرورت ہے یا اپنے ہی ماحول میں نظر دوڑانے کی ضرورت ہے جہاں انسان اچھے ہمسایوں کے لئے ترستے ہیں

ے بستیاں چاند ستاروں پہ بسانے والو
کرۂ ارض پہ بجھتے چلے جاتے ہیں چراغ

فی زمانہ ہمارے سیارے پر انسان کا انسان سے جو سلوک ہے وہ نہ صرف قابلِ ستائش نہیں بلکہ غیر معیاری اور افسوسناک ہے۔ انسان نے نام نہاد ترقی کے عنوان سے انسانیت بلکہ مکمل کاروبارِ حیات کو صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالنے کیلئے اتنی ایجادات کر لی ہیں کہ ان کی تباہی کی کیفیت کا احاطہ کرنا عام انسان کے بس کی بات ہی نہیں ہے۔ عالمی پیمانے پر انسان کی تباہی تصور تو بہت ہی خوفناک ہے تاہم اگر ایسی عالمی جنگ نہ بھی ہو جس سے ساری دنیا اس وقت لرزاں و ترساں ہے تو بھی ہم نے زمین پر کونسی ایسی جنت بنا رکھی ہے جس کے اجڑ جانے کا خدشہ ہے ملک ملک کا جو ایک دوسرے سے اعتبار اٹھ گیا ہے کیا یہ کم عذاب ہے۔ ہر شعبۂ زندگی میں انسان ایک دوسرے کا ہاتھ بٹانے کی بجائے ایک دوسرے سے حسد کرنے لگا ہے۔ حسد کرنے کے بے شمار مواقع انسان ڈھونڈ نکالتا ہے۔ دولت، امارت، حسنِ اخلاق، عقائد وغیرہ ایسے امور میں رشک بجا ہے تو حسد کرنے کے مواقع بھی بہت ہیں بس آدمی کو "باذوق" ہونا چاہیئے۔ حسد کرنا کم ظرفی اور کم علمی پر دلالت کرتا ہے۔ عقائد سے اختلاف رکھنے کی بنا پر دنیا میں ظلم و ستم کی جو داستانیں تاریخ نے محفوظ کی ہیں وہ روح فرسا ہونے کے ساتھ ساتھ شرفِ انسانیت کی سفید چادر پہ بدنما داغ ہیں۔ دوسروں کے گریبان میں جھانکنے کی بجائے ہر شخص کو اپنے ماحول کا جائزہ لینا چاہیئے کہ اس کی ذات سے دوسروں کو کتنا فیض یا کتنی تکلیف پہنچ رہی ہے اور پھر حتی المقدور اصلاح طلب امور کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں ہم اپنے پیارے ملک پاکستان کی بات کرتے ہیں۔ اس خطے میں مختلف قومیتیں کہ ہم اپنے ماحول کو پاک کریں۔ آپس میں پیار و محبت اور سلوک سے رہنا سیکھیں، ایک دوسرے کو برداشت کریں۔ اپنے گرد و پیش میں ایک جنت قائم کریں تاکہ زندہ رہنے کا لطف بھی آئے اور مقصدِ حیات بھی پورا ہو۔

بقیہ: شاہ برونئی

ان صحافیوں کو مہیا کرتے ہیں وہ تمام باتوں کی خاص وضاحت کر دیتی ہے۔

۱۹۸۴ء میں برونئی کو برطانیہ سے آزادی حاصل ہوئی۔ اس سے پہلے ایک محل تیار کیا گیا تھا جس پر ۲۵۰ ملین امریکی ڈالر خرچ ہوئے تھے۔ اس محل کے بنانے والے فلپائن کے آیالا کارپوریشن تھے۔ یہ محل اب تمام صحافیوں کا ہدف بنا ہوا ہے۔ وہ اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ اتنا چھوٹا ملک اور اتنا بڑا محل۔ یہ ساری دنیا میں سب سے بڑی عمارت ہے اور اس کے ۲۵۰۰ کمرے ہیں جن میں جو ساز و سامان لگایا گیا ہے اسے سونے کی قیمت کے برابر تولا جا سکتا ہے۔ اور گھوڑوں کے لئے اصطبل ایئر کنڈیشنڈ بنایا گیا ہے۔ زمین دوز سفر کرنے کے انتظامات ہیں۔ اور ہیلی کاپٹر بھی وہاں اتارے جا سکتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سلطان نے اب پہلی دفعہ اس محل کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ صرف ان کے لئے نہیں بلکہ یہاں ان کے وزیراعظم کے اور دیگر دفاتر بھی موجود ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ اس کا بہت سا حصہ تو دفاتر پر مشتمل ہے۔

کہتے ہیں کہ مصر کے الفیض برادرز نے برطانیہ کے ہاؤس آف فریزرز جو ہیرڈ سمیت دوسرے سٹوروں پر مشتمل ہے خریدا ہے اور اس کی خرید میں سلطان نے ان کی مدد کی ہے۔ اگرچہ سلطان اس ت کی تردید کرتے ہیں۔

پڑوسی کو ستانے والا دوزخی ہے۔ خواہ وہ تمام رات عبادت کرے۔ اور تمام دن روزہ دار رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پہ ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۷۰۲۸ :- میں مبارکہ بیگم زوجہ چوہدری نصراللہ خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 102 فتح ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23/7/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/- روپے (۲) زیورات نقرئی ۱۰ تولہ مالیتی ۱۰۰۰/- روپے (۳) زیورات طلائی 2½ تولہ مالیتی ۷۵۰۰/- روپے (۴) رقبہ زرعی زمین بارانی 2½ کنال مالیتی ۱۰۰۰۰/- روپے (۵) نقد مبلغ دس ہزار روپے کل جائیداد مالیتی ۲۹۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ ۲۵۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ مبارکہ بیگم زوجہ چوہدری نصراللہ خان چک 102۔ فتح ضلع بہاولنگر ڈاکخانہ چک 103۔ فتح۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمود احمد لطیفی وصیت نمبر ۱۲۰۲۷۔ گواہ شد نمبر ۲ منور احمد خان وصیت نمبر ۱۹۱۰۴۔

مسل نمبر ۲۷۰۲۹ :- میں آسیہ منیت راجہ منیر احمد صاحب قوم گکھڑ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 16/3 باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10/2/89 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے 50/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ آسیہ منیت راجہ منیر احمد صاحب 16/3 محلہ باب الابواب ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ راجہ نذیر احمد ظفر وصیت نمبر ۱۸۷۶۵۔ گواہ شد نمبر۲ راجہ رفیق احمد ظفر وصیت نمبر ۲۴۹۸۲۔

مسل نمبر ۲۷۰۳۰ :- میں انور طاہر ولد محمد اشرف ناصر شاہد صاحب قوم گجر پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۴-۸۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 250/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد انور طاہر۔ طاہر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ سید مبشر احمد ایاز وصیت نمبر ۲۳۱۳۳۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد ارشاد انور وصیت نمبر ۲۵۲۱۶۔

چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔

(کشتی نوح)

آپ کا خط ملا

یادرفتگان

"یادرفتگان" کے کالم کے اجراء سے آپ نے ایک قیمتی مخفی خزانہ سے نقاب کشائی کا سلسلہ شروع کر دیا ہے جو اپنے رنگ میں نہایت ایمان افروز ہے اس سے ہمیں بچھڑ جانے والے بہت سے بزرگوں بھائیوں اور عزیزوں سے تعارف ہوتا ہے۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں حق و صداقت کی اشاعت اور خلق خدا کی خدمت میں گذار کر ہم پسماندگان کے لئے اعلیٰ ترین مثالیں اپنے پیچھے چھوڑی ہیں۔

۴ جولائی کے اخبار میں عزیزہ منصورہ فوزیہ صاحبہ نے اپنے مایۂ ناز والد جناب ملک محمد حیات نسوانہ صاحب کے حالات زندگی شائع کرائے ہیں۔ نہایت سادہ الفاظ میں عزیزہ موصوفہ نے ہمارے ایک پیارے اور بزرگ بھائی کے حالات سے ہمیں روشناس کرایا ہے ان کے حالات پڑھتے پڑھتے کئی بار آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ جماعت کے اس باغیرت سپوت کے لئے دل سے دعائیں نکلیں۔ ان کی مخلص اولاد کے لئے بھی بہت دعا کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ سب کو اپنے دوستوں اور مقربین میں شامل فرمائے۔

"یادرفتگان" کا اصل مقصد تو وہی ہوتا ہے کہ مرنے والوں کے کارہائے نمایاں پیش کرکے ان کے لئے درجات کی بلندی کی دعا کی تحریک کی جائے۔ اس کے ساتھ ہی پسماندگان کو اخلاص و محبت اور قربانی کے طریق بھی سمجھائے جاتے ہیں تاکہ وہ بھی جدا ہو جانے والے بزرگوں اور عزیزوں کے نقش قدم پر چل کر عظیم خدمات بجالائیں۔

اس کے ساتھ ساتھ دلوں میں اللہ تعالیٰ کے اس سلوک پر شکر کے جذبات بھی پیدا ہوتے ہیں جو وہ اپنی پیاری جماعت کے ساتھ روا رکھتا ہے اور اسے ہر مرحلہ پر مخلص اور فدائی کارکنان مہیا کرکے اس کے ساتھ اپنی معیت کا ثبوت دیتا چلا جاتا ہے۔ اپنوں اور غیروں سب کے لئے یہ سلوک اپنے اندر ایک روشن نشان رکھتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک سو سال کا لمبا عرصہ گذار چکی ہے اس سارے سفر میں کسی بھی مرحلہ پر جماعت

۴

کو کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہوئی۔ مخلص خدام بھی ملتے چلے گئے۔ مطلوبہ مال و جائداد بھی جماعت کے روحانی رہنماؤں کے قدموں پر نثار کی جاتی رہی۔ جو مطالبہ بھی جماعت سے کیا گیا اس نے اسے پورے انشراح کے ساتھ پورا کر دیا اور اب یہ قدم اور بھی تیزی کے ساتھ اُٹھ رہے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے مخلص بھائیوں کی رحلت اس رنگ میں بھی برکات کے دروازے کھول دیتی ہے کہ ان کی اولاد ساتھیوں اور افرادِ جماعت میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا ہو جاتا ہے کہ ہم نے مرنے والے کی خوبیوں کو اختیار کرکے ان کے نام کو روشن کرنا ہے اور جماعت کو مزید کامیابیوں سے ہمکنار کرنا ہے جناب ملک محمد حیات نسوانہ صاحب کے حالات میں یہ پڑھ کر دل کو از حد اطمینان ہوا کہ ان کے چھوٹے بچے عزیز طاہر حیات طارق نے خلق خدا کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کرکے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لے لیا ہے۔ اور کہ اب وہ درجہ ثالثہ میں ہیں۔ اس طرح اگر خدا تعالیٰ چاہے تو وہ اپنے والد محترم سے بھی بڑھ کر دین کی خدمت کی توفیق پا سکتے ہیں، نہ صرف پاکستان میں بلکہ ممالک بیرون میں بھی یہی خدمت کا جذبہ جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز رہے۔

عزیزہ موصوفہ کے دل میں جو دین کی خدمت کا پاکیزہ جذبہ اپنے قابل فخر باپ کی رحلت پر پیدا ہوا ہے۔ میں اسے نعمت خداوندی سمجھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہ نیک جذبہ ہمارے تمام بچوں اور بچیوں کے دلوں میں پیدا فرمائے۔ تا وہ شاندار دینی۔ قومی اور جماعتی خدمات بجالاتے ہوئے حق و صداقت کا پرچم ہر ملک میں کامیابی کے ساتھ گاڑ سکیں۔ بزرگوں کی جدائی ایک شدید جھٹکا تو ہے۔ تاہم یہ ایک مہمیز بھی ہے۔ جس سے ہمارے قدموں میں مزید تیزی پیدا ہو سکتی ہے خدا کرے کہ خدا کی محبت شب و روز بڑھتی رہے۔

(خاکسار م م۔ چوہدری)

حبوب مفید اطہرا
چھوٹی شیشی ۲۰ گرام پندرہ روپے ۱۵
بڑی شیشی ۶۰ گرام پنتالیس روپے ۴۵
ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر ۶۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری دنیا کو دعوت الی اللہ کا کام صرف دعا کے ذریعہ ممکن ہے

اتنے عظیم کام ہم پر ڈالے گئے ہیں کہ انکی وسعت کا اندازہ کر کے ہوش اڑ جاتے ہیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

"مَیں نے بار بار جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ پہلے ان حالات کو درست کرو، اللہ تعالیٰ کی طرف جو رجحانات ہیں وہ صحت مند بناؤ۔ سچائی سے کام لو۔ فیصلہ کرو کہ تم اس جماعت کے ساتھ وابستہ رہ سکتے بھی ہو یا نہیں جس کے کام مشکل ہیں، جس پر ساری دنیا کی (دعوت الی اللہ) کا بوجھ ڈالا گیا ہے۔ اتنے عظیم الشان کام ہیں اور اتنے وسیع ہیں کہ اگر ان کی وسعت کا صحیح اندازہ ہو تو انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، ہوش اڑ جاتے ہیں کہ ہم چنے کیسے گئے ان کاموں کے لئے۔ ہم میں توفیق ہی کوئی نہیں ایک ملک کے حالات بدلنے کی بھی۔ ساری جماعت کوشش کرے (یعنی جہاں تک دنیا کے ذرائع کا تعلق ہے) حقیقت یہ ہے کہ ایک ملک کے حالات بدلنے کی بھی ہم میں طاقت نہیں۔ ہمیں کھڑا کیا گیا ہے اللہ کی طرف سے کہ جاؤ اور ساری دنیا کو (دعوت الی اللہ) کر دو تو کیسے ہو گا یہ کام؟ یہ ہو گا صرف دعا کے ذریعہ۔ لیکن دعاؤں سے پہلے اخلاص کے ساتھ اپنا سب کچھ پیش کرنا ضروری ہے۔ قبول کتنا بھی ہو۔ یہ الگ بحث ہے۔ لیکن دل کی تمنا تو یہ ہونی چاہیئے کہ ہمارا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان اس کی راہ میں فدا اور جتنا بھی ہو انسان یہ تسکین محسوس کرے کہ ——— اللہ کے فضل کے ساتھ ہماری قربانی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پایۂ قبولیت میں جگہ پا گئی، یہ ہے وہ مالی قربانی کی روح جس کی توقع اللہ تعالیٰ رکھتا ہے۔ اپنے بندوں سے۔"

(الفضل ۳۱ مارچ ۱۹۸۳ء صـ۳ کالم ۲)

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص: مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
فون ۳۴۱۳۴
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

پروگرام دورہ
(لندن و امریکہ)

ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر
جو ڈاکٹر صاحبان یا میڈیکل لائین کے احباب مغربی دنیا یا دیگر ممالک میں کیوریٹو میڈیسنز (CURATIVE MEDICINES) کی ایجنسی وغیرہ لینے میں دلچسپی رکھتے ہوں وہ بالمشافہ ل کر بات چیت کر سکتے ہیں۔

۱۔ لندن ۵ راگست سے ۱۵ اگست تک
۲۔ امریکہ (نیز کینیڈا اور میکسیکو ۱۵ سے ۳۰ اگست تک اندازاً)

امریکہ و کینیڈا کے پروگرام کی تفصیل لندن جلسہ سالانہ پر معلوم کر سکتے ہیں۔
منیجر۔ کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری کیلئے ۲ سیلزمین جن کی تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔ اور ۲ چوکیداروں کی ضرورت ہے۔ امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ملیں۔
میاں بھائی۔ ۱۰ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون نمبر ۲۲۳۳۷۳-۲۲۳۳۷۲

خبریں

★۔ کابل کا شہری دفاع روسی فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے اور فارسی بولنے والے علاقوں میں روسی فوجیوں نے اپنی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ یہ فوجی جدید ترین اسلحہ سے لیس ہیں۔ نجیب حکومت نے مجاہدین کے پے در پے حملوں سے بے بس ہو کر روسی فوج کی امداد طلب کر لی ہے۔ کابل میں کرفیو لگا دیا گیا ہے جس کا مقصد یہ بتایا جاتا ہے کہ روسی فوج شہر کے گرد اپنی دفاعی پوزیشنیں مضبوط کر لے۔ اگرچہ روس نے نجیب حکومت کو بچانے کے لئے بھاری تعداد میں اسلحہ افغانستان پہنچا دیا ہے۔ لیکن افغان فوج کے گرتے ہوئے مورال اور مجاہدین کے پے در پے حملوں کی شدت سے نجیب گورنمنٹ اپنی پوزیشن کمزور سمجھتی ہے۔

★۔ پنجاب کے بالائی اضلاع میں سیلاب سے زبردست تباہی کے بعد اب دریاؤں کے ساتھ ساتھ نچلی طرف واقع علاقے بھی سیلاب کی شدید تباہ کاریوں کا شکار ہیں ڈیرہ غازیخاں کے جن نشیبی علاقوں سے دریائے سندھ گزرتا ہے ضلعی انتظامیہ نے ان علاقوں میں رہنے والوں کو فوری طور پر محفوظ مقامات پر چلے جانے کو کہا ہے۔ ڈی۔ جی خان کے ۸۰ دیہات سے لوگوں کو نکالنے کا کام شروع ہو گیا ہے۔

★۔ سابق وزیر اعظم اور پاکستان مسلم لیگ کے مرکزی صدر محمد خان جونیجو نے بدھ کے روز علامہ عارف الحسینی حسینی کے قتل کیس میں گرفتار سابق گورنر جنرل فضل حق سے سنٹرل جیل پشاور میں ملاقات کی۔ جیل کے دفتر میں ہونے والی ایک گھنٹے کی اس ملاقات میں دیگر مسلم لیگی رہنما نثار محمد خان، سابق سپیکر حامد ناصر چٹھہ۔ سابق وزیر خزانہ میاں یاسین وٹو، سابق وزیر مملکت راجہ نادر پرویز اور میاں اقبال بھی موجود تھے۔ محمد خان جونیجو اور دیگر رہنماؤں نے جنرل فضل حق کو اپنی ہر قسم کی حمایت کا یقین دلایا۔

★۔ پاکستان کے وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان نے امریکہ کا دو روزہ دورہ مکمل کر لیا۔ اس دورہ کے دوران انہوں نے امریکہ کے نائب صدر ڈین کوئل کے علاوہ دیگر اعلیٰ حکام سے مسئلہ افغانستان کے علاوہ دونوں ممالک کے باہمی تعلقات پر بات چیت کی۔ اس موقعہ پر وزیر خارجہ نے بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی کے دورۂ پاکستان اور پاک بھارت تعلقات میں بہتری کے سلسلے میں پیشرفت سے امریکی حکام کو آگاہ کیا

★۔ انڈونیشیا کے مشرقی صوبے جاوا میں شدید زلزلہ آیا جس سے کم از کم ۵۹ افراد ہلاک ہو گئے۔ بیشتر افراد تودے گرنے سے اپنے گھروں میں ملبے کے نیچے دب گئے۔ زلزلے کی شدت ۵.۶ تھی۔

ایمان کا کمال حُسنِ خلق ہے

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینجر الفضل)

پائیوریا کورس	سوجن مسوڑہ کورس	ہلتے دانت کورس	دانت خورہ کورس	پائیوریا پاؤڈر (منجن)
PYORRHEA COURSE	SWALLEN GUMS COURSE	LOOS TEETH COURSE	CARRIES COURSE	PYORRHEA POWDER
۴۰ روزہ کورس	مختصر کورس	مختصر کورس	۴۰ روزہ کورس	دانتوں کی صفائی کیلئے
قیمت -/۵۰	قیمت -/۱۶	قیمت -/۱۶	قیمت -/۴۵	قیمت -/۸، -/۱۲

تفصیلی لٹریچر فری طلب کریں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱ کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷